(۱) کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں یہ رائج ہے کہ گندم کی پسائی پر فی من دو کلو آٹا اور پچاس روپے بطورِ اجرت کے لیے جاتے ہیں جبکہ بعض علماء کرام سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ ناجائز ہے۔ اب اس سے کس طرح بچا جائے اور لوگوں کو کس طرح سمجھایا جائے برائے مہربانی اس مسئلہ کی اچھی طرح وضاحت کر دی جائے تاکہ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

(۲) دوسرا مسئلہ یہ درپیش ہے کہ گندم کی کٹائی میں مزدور طبقہ گندم ہی وصول کرتا ہے اور گندم کی نکلوائی پر تھریشر والے گندم ہی بطورِ اجرت کے لیتے ہیں۔ گندم کی کٹائی میں مزدور طبقہ کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ فی ایکڑ دو من یا فی من دو کلو اب ایک ایکڑ میں جتنے من ہوں اس اعتبار سے اجرت لی جاتی ہے کیا یہ درست ہے؟ اور اسی طرح تھریشر والوں کا گندم لینا بطورِ اجرت کے درست ہے یا نہیں تفصیلی جوابات مرحمت فرمائیں

المستفتی طارق محمود قصوری

0334-4318963

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۱۴۳
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱) صورتِ مسئولہ میں اگر گندم پیسنے والے سے معاملہ یوں طے کیا جاتا ہے کہ اس سے مطلقاً کہہ دیا جاتا ہے کہ فی من گندم پیسنے کی اجرت دو کلو آٹا اور پچاس روپے ہوگی، یہ شرط نہیں لگائی جاتی کہ اسی پسے ہوئے آٹے میں سے دو کلو اجرت دینا ہوگی تو یہ صورت جائز ہے، پھر چاہے بعد میں اسی پسے ہوئے آٹے میں سے دو کلو دے دے یا الگ سے دو کلو آٹا دیدے۔ اور اگر صورتِ مسئولہ میں معاملہ یوں طے کیا جاتا ہے کہ اسی پسے ہوئے آٹے میں سے دو کلو آٹا اجرت ہوگی تو یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ شرعی اصطلاح میں اسے قفیز الطحان کہتے ہیں جس کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

کما فی الدر المختار: (۶/۵۶)

(ولو دفع غزلا لینسجه له بنصفه) أی بنصف الغزل (أو استأجر بغلا لیحمل طعامه ببعضه أو ثورا لیطحن بره ببعض دقیقه) فسدت فی الکل لأنه استأجره بجزء من عمله، والأصل فی ذلک نهیه صلی اللہ علیه وسلم عن قفیز الطحان

(جاری ہے....)

وقدمناه في بيع الوفاء والحيلة أن يفرز الأجر أولا أو يسمي
قفيزا بلا تعيين ثم يعطيه قفيزا منه فيجوز الخ

(۲) یہ صورت بھی پہلی والی صورت کی طرح ہے، یہاں بھی اگر معاملہ یوں طے کیا جاتا ہے کہ مطلقاً کہہ دیا جاتا ہے کہ فی ایکڑ گندم کاٹنے کی اجرت دو من ہوگی یہ شرط نہیں لگائی جاتی کہ دو کلو اسی ایک من گندم سے ہی دینے ہوں گے تو یہ صورتیں جائز ہوں گی۔ اور اگر صورتِ مسئولہ میں یہ شرط پہلے سے لگائی جاتی ہے کہ اسی کٹی ہوئی گندم سے ہی اجرت دی جائے گی تو یہ صورت قفیز الطحان میں داخل ہو کر ناجائز ہوگی

کما فی الدر المختار: (۶/۲۶)

(ولو استأجر بغلا ليحمل طعامه ببعضه أو ثورا ليطحن بره
ببعض دقيقه) فسدت في الكل لأنه استأجره بجزء من
عمله والأصل في ذلك نهيه صلى الله عليه وسلم عن قفيز
الطحان. وقدمناه في بيع الوفاء والحيلة أن يفرز الأجر أولا أو
يسمي قفيزا بلا تعيين ثم يعطيه قفيزا منه فيجوز الخ. والله تعالى أعلم بالصواب

سہیل النوری عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۰ جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ
۲ مئی ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۱۰/۶/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۰/۶/۱۴۳۳ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۱ جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۸/۱۴۲۱
مورخہ ۱۱/۶/۱۴۳۳ھ
۳/۵/۲۰۱۲
جامعہ دار العلوم کراچی